175870 ـ كنوارى لڑكى يا يتيم بچوں كى ماں سے شادى كرنا

سوال

ميرى شادى ہونے والى ہے، كنوارى لڑكى سے بھى شادى كرنا ممكن ہے، اور ايك شہيد كى بيوہ جس كے تين يتيم بچے بھى ہيں سے بھى شادى ممكن ہے، ميں يہ معلوم كرنا چاہتا ہوں كہ اگر شہيد كى بيوہ سے شادى كرنے كا اجروثواب اور كوئى فضيلت ہے تو پھر بيوہ سے شادى كروں.
اور آيا اس سلسلہ ميں ہمارے نبى محمد صلى اللہ عليہ وسلم سے كوئى حديث مروى ہے، برائے مہربانى اس سلسلہ ميں مجھے مشورہ ديں كہ آيا كنوارى لڑكى سے شادى كروں يا شہيد كى بيوہ سے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

كسى بھى مسلمان كے لائق اور شايان شان نہيں كہ وہ كسى معين شخص كے بارہ ميں گواہى دے كہ وہ اللہ كى راہ ميں شہيد ہوا ہے، ليكن ہميں اس كى اميد ركھنى چاہيے، بلكہ عمومى طور پر ہم يہ گواہى ديتے ہيں كہ اللہ كى راہ ميں جو بھى قتل ہوا وہ شہيد ہے، ليكن كسى مخصوص شخص كے متعلق كہنا نہيں چاہيے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" ہم كسى معين شخص كے ليے شہيد ہونے كى گواہى نہيں ديں گے چاہے وہ معركہ ميں ہى قتل ہوا ہو، امام بخارى رحمہ اللہ نے اس مسئلہ كے متعلق صحيح بخارى ميں باب مقرر كرتے ہوئے كہا ہے:

" باب لا يقال فلان شہيد " كسى شخص كے بارہ ميں يہ نہيں كہا جائيگا كہ فلاں شہيد ہے، انہوں نے صحيح حديث سے استدلال كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس شخص كو بھى اللہ كى راہ ميں كوئى زخم آيا حالانكہ اللہ كو ہى علم ہے كہ اس كى راہ ميں كسے زخم آيا ہے، تو وہ شخص روز قيامت اس كے زخم سے خون رس رہا ہوگا، اس كا رنگ تو خون جيسا ہوگا، ليكن خوشبو كستورى كى ہو گى "

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا يہ فرمانا كہ: " اللہ كو ہى علم ہے كہ كون اللہ كى راہ ميں زخمى ہوا ہے " يہ نيت

کی طرف اشارہ ہے، یعنی زخمی ہونے والے کی نیت کا اعتبار کیا جائیگا، اور ہمیں اس مقتول کی نیت کا علم ہی نہیں، بلکہ ہم اس کے کفن دفن اور غسل اور نماز جنازہ وغیرہ میں اس کے ظاہر کے مطابق معاملہ کریں گے.

لیکن باطن میں یہ حکم نہیں لگائیں گے کہ وہ شہید اور جنتی ہے، بلکہ اسے شہداء میں شامل ہونے کی امید رکھیں گے " انتہی

دیکھیں: فتاوی نور علی الدرب (21 / 202).

دوم:

خاص کر شہید شخص کی بیوہ سے شادی کرنے کے متعلق شریعت میں کسی فضیلت کا ہمیں علم نہیں، یا پھر خاص کر کسی شہید کے یتیم بچوں کی کفالت کی فضیلت کے متعلق بھی کوئی علم نہیں رکھتے، لیکن عموما یتیم کی کفالت کی فضیلت تو وارد ہے، مگر اتنا ہے کہ اگر کوئی شخص اجر و ثواب کی نیت سے ایسا کرے تو بلاشك اسے اللہ کے ہاں اجروثواب ضرور حاصل ہوگا، خاص کر جب اس بیوہ کے یتیم بچے بھی ہوں.

امام مسلم رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اپنے قریبی رشتہ دار یا اجنبی کے یتیم بچوں کی کفالت کرنے والا اور میں جنت میں اس طرح ہونگے "

مالك رحمہ اللہ نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا.

صحیح مسلم حدیث نمبر (2983) صحیح بخاری حدیث نمبر (5304) میں بھی سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے اسی طرح مروی ہے.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" لہ او لغیرہ " اس قریبی رشتہ دار یا کوئی اجنبی سے مراد یہ ہے کہ اس کا قریبی ہو یعنی دادا یا نانا یا ماں اور نانی بھائی یا بہن یا چچا اور خالہ اور پھوپھی اور ماموں وغیرہ کی اولاد، اور یا پھر کسی اجنبی جو اس کا رشتہ دار نہ ہو کی اولاد " انتہی

ہمیں امید ہے کہ شہید کے بچوں کی کفالت اور ان کی دیکھ بھال کرنے والے کو زیادہ اجروثواب حاصل ہوگا، اور اس میں زیادہ فضیلت ہے؛ کیونکہ شہید کو بھی اللہ کے ہاں بہت مقام و مرتبہ حاصل ہے، اور پھر اس میں جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب پائی جاتی ہے.

سوم:

بلاشك و شبہ نفس کا میلان تو کنواری لڑکی سے ہی شادی کی طرف ہوتا ہے، اور اس میں شرعا نہ تو ممانعت ہے اور نہ ہی بے رغبتی کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، بلکہ شریعت بھی اس فطری میلان کے ساتھ ہے.

لیکن اتنا ہے کہ اگر پہلے سے شادی شدہ یعنی مطلقہ یا بیوں عورت سے شادی میں کوئی راجح مصلحت پائی جائے تو پھر کنواری سے شادی نہ کی جائے، بلکہ کنواری پر شادی شدہ کو فضیلت دی جائیگی.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (27173) اور (9126) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

اس لیے آپ اپنے متعلق زیادہ جانتے ہیں کہ آپ کے لیے کس عورت سے شادی کرنے میں مصلحت پائی جاتی ہے، اگر آپ سمجھتے ہیں اس بچوں کی بیوہ ماں سے شادی کرنا آپ کے لیے کافی ہے اور آپ کی عفت و عصمت کا باعث ہوگا، اور آپ اس اور اس کے بچوں کی معاملات کو اچھی طرح سرانجام دے سکتے ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے، امید ہے آپ کو اس میں برکت حاصل ہوگی، اور اللہ کی مدد بھی شامل حال ہوگی کیونکہ اس میں اس عورت کی بھی عفت و عصمت پائی جاتی ہے اور اس کے بچوں کی بھی دیکھ بھال ہے، حالانکہ اس طرح کی عورتوں سے شادی کی رغبت بہت کم ہوتی ہے.

اور اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کا کنواری لڑکی کی طرف میلان ہے اور آپ اپنے نفس کو بیوہ سے شادی کرنے پر مجبور کرتے ہیں تو پھر ہماری رائے میں آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے، بلکہ آپ اپنے آپ کو مباح و مشروع حق حاصل کرنے دیں، امید ہے اللہ تعالی اس بیوہ اور یتیم بچوں کے لیے کسی اور کو مہیا کر دے اور وہ ان کی کفالت کرنے لگے.

ہم آپ کو اس سلسلہ میں استخارہ کرنے کی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اچھی طرح اس معاملہ کو سوچ سمجھ کر سرانجام دیں تا کہ آپ بغیر کسی دلیل اور واضح امر کے یہ معاملہ سرانجام نہ دیں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو خیر و بھلائی اور صحیح راہ کی راہنمائی و توفیق نصیب فرمائے اور آپ کو رشد الہام کرے اور نفس کی شر سے محفوظ رکھے.

واللہ اعلم .